بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۹۴

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۳۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم جمعہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

نمبر ۲۴۲	۲۷ اخاء ۱۳۴۶ ہش ۔ ۲۲ رجب ۱۳۸۷ھ ۔ ۲۷ اکتوبر ۱۹۶۷ء	جلد ۵۶/۲۱

اخبار احمدیہ

— ربوہ ۲۶ اکتوبر ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

— حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۲۳ اکتوبر کو بعد نماز عصر مسجد مبارک میں مکرم مولوی نصر اللہ خان صاحب ناصر مربی سلسلہ متعین میانوالی (ابن مکرم مہر اللہ دتا صاحب مرحوم) کا نکاح محترمہ محمودہ اختر صاحبہ بنت مکرم چوہدری عبدالعزیز صاحب کھوکھر دار الصدر غربی ربوہ سے بعوض تین ہزار روپیہ حق مہر پڑھا ۔ بزرگان سلسلہ و احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ ہر لحاظ سے خیر و برکت کا موجب بنائے آمین

— حضرت مرزا برکت علی صاحب جو کہ تقریباً ایک ماہ سے بیمار چلے آتے تھے کو اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے آرام ہے اور طبیعت پہلے سے بہت بہتر ہے ۔ البتہ کمزوری بہت ہے ۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے انہیں کامل و عاجل صحت عطا فرمائے آمین

دعاؤں اور ذکر الٰہی کے روح پرور ماحول میں

مجلس انصار اللہ مرکزیہ کا بارھواں سالانہ اجتماع

ستائیس ، اٹھائیس ، انتیس اکتوبر ۱۹۶۷ء کو اپنی مخصوص روایات کے ساتھ ربوہ میں منعقد ہو رہا ہے ۔ احباب زیادہ سے زیادہ تعداد میں شریک ہو کر اس کی عظیم روحانی برکات سے مستفیض ہوں ۔

مرزا مبارک احمد نائب صدر
مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ

اعلانِ تعطیل

"یوم انقلاب" کی وجہ سے دفتر الفضل میں مورخہ ۲۷ اکتوبر کو تعطیل ہوگی ۔ اس لئے ۲۸ اکتوبر کا پرچہ شائع نہیں ہوگا قارئین و ایجنٹ صاحبان مطلع رہیں ۔

(مینیجر الفضل ربوہ)

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

ہم اپنے ہاتھوں، اپنی سوءِ فہم اور قصورِ علم کی وجہ سے مبتلائے مصائب ہوتے ہیں

ورنہ خدا تو ہمہ رحم و کرم ہے اس نے دنیا کی کوئی چیز بھی نفع سے خالی نہیں بنائی

"یہ بات بھی خوب یاد رکھنی چاہیئے کہ ہر بات میں منافع ہوتا ہے ۔ دُنیا میں دیکھ لو اعلیٰ درجہ کی نباتات سے لیکر کیڑوں اور چوہوں تک بھی کوئی چیز ایسی نہیں جو انسان کیلئے منفعت اور فائدہ سے خالی ہو ۔ یہ تمام اشیاء خواہ وہ ارضی ہیں یا سماوی اللہ تعالیٰ کی صفات کے اظلال اور آثار ہیں اور جب صفات میں نفع ہی نفع ہے تو بتلاؤ کہ ذات میں کس قدر نفع اور سود ہوگا ۔ اس مقام پر یہ بات بھی یاد رکھنی چاہیئے کہ جیسے ان اشیاء سے کسی وقت نقصان اٹھاتے ہیں تو وہ اپنی غلطی اور نافہمی کی وجہ سے ، اس لئے نہیں کہ نفس الامر میں ان اشیاء میں مضرت ہی ہے ۔ بلکہ اپنی غلطی اور خطاکاری سے ۔ اسی طرح پر ہم اللہ تعالیٰ کی بعض صفات کا علم نہ رکھنے کی وجہ سے تکلیف اور مصائب میں مبتلا ہوتے ہیں ۔ ورنہ خدا تعالیٰ تو ہمہ رحم اور کرم ہے ۔ دنیا میں تکالیف اٹھانے اور رنج پانے کا یہی راز ہے کہ ہم اپنے ہاتھوں ، اپنی سوءِ فہم اور قصور علم کی وجہ سے مبتلائے مصائب ہوتے ہیں ۔ پس اس صفاتی آنکھ کے ہی اروزن سے ہم اللہ تعالیٰ کو رحیم و کریم اور حد سے زیادہ ، قیاس سے باہر نافع ہستی پاتے ہیں اور ان منافع سے زیادہ بہرہ ور وہی ہوتا ہے جو اس کے زیادہ قریب اور نزدیک ہوتا جاتا ہے اور یہ درجہ ان لوگوں کو ہی ملتا ہے جو متقی کہلاتے ہیں ۔ اور اللہ تعالیٰ کے قرب میں جگہ پاتے ہیں ۔ جوں جوں متقی خدا تعالیٰ کے قریب ہوتا جاتا ہے ۔ ایک نور ہدایت اسے ملتا ہے جو اس کی معلومات اور عقل میں ایک خاص قسم کی روشنی پیدا کرتا ہے ۔"

(رپورٹ جلسہ سالانہ ۱۸۹۷ء)

مسعود احمد بیشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۲۷ راکتوبر ۱۹۶۷ء

ہستی باری تعالیٰ کے فلسفیانہ دلائل

(۲)

الغرض یہ دلیل کہ اس پُر حکمت کارخانہ کائنات کو بنانے والی کوئی باشعور ہستی لازمی ہے ایک عظیم الشان دلیل ہے اور قرآن کریم نے اس دلیل کو بڑی وسعت سے بیان فرمایا ہے۔ جیسا کہ اوپر لکھے اقتباس سے واضح ہوتا ہے۔ تاہم اس دلیل سے صرف اتنا واضح ہوتا ہے کہ اس کارخانۂ کائنات کو بنانے اور چلانے والا کوئی وجود ضرور ہونا چاہیئے۔ مگر اس سے یہ تسلی نہیں ہوتی کہ واقعی ایسا وجود ہے بھی اسی طرح جس طرح مادی حواس سے مادی اشیاء کا تجربہ کر کے اس کے وجود پر یقین محکم پیدا ہوتا ہے۔ مثلاً ایک سیب کے وجود کو کئی فلسفیانہ دلائل سے ثابت کیا جا سکتا ہے کہ وہ میٹھا ہوتا ہے۔ لیکن اس کا یقین محکم اسی وقت ہوتا ہے۔ جب ہم سیب کو چکھتے ہیں۔ اس سے ورے ایسا مقام بھی ہے کہ انسان محض سیب کو ایک خیالی چیز سمجھنے لگے لطیفہ ہے کہ ایک باپ بیٹا ناشتہ کر رہے تھے۔ ناشتہ میں صرف ایک انڈا تھا۔ بیٹا جو فلسفہ پڑھتا تھا کہنے لگا یہ ایک انڈا نہیں تھا بلکہ تین ہیں۔ ایک جو سامنے پڑا ہے۔ اور دو وہ ہیں جو ایک میرے ذہن میں ہے اور دوسرا آپ کے ذہن میں باپ نے انڈا اٹھایا اور منہ میں ڈال لیا۔ اور بیٹے سے کہا کہ تم وہ انڈا کھا لو جو تمہارے ذہن میں ہے۔ اس سے ثابت ہوا کہ کسی چیز کا وجود بے شک فلسفہ کے دلائل سے ثابت کیا جا سکتا ہے۔ مگر فلسفہ خطا سے خالی نہیں ہے۔ اور محض خیال سے بھی ایک وجود کو حقیقی سمجھا جا سکتا ہے۔ اس لئے جب تک ہم تجربہ اور مشاہدہ سے کسی چیز کو محسوس نہ کریں۔ اس پر وہ یقین محکم پیدا نہیں ہوتا۔ جس سے عمل کا ظہور ہوتا ہے۔ چنانچہ سیدنا مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے۔

"جاننا چاہیئے کہ قرآن شریف نے علم تین قسم پر قرار دیا ہے علم الیقین، عین الیقین۔ حق الیقین۔ جیسا کہ ہم پہلے اس سے سورہ اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ کی تفسیر میں ذکر کر چکے ہیں اور بیان کر چکے ہیں۔ کہ علم الیقین وہ ہے کہ شے مقصود کا کسی واسطہ کے ذریعہ سے نہ بلا واسطہ پتہ لگایا جائے۔ جیسا کہ ہم دھوئیں سے آگ کے وجود پر استدلال کرتے ہیں پر آگ کو دیکھا نہیں مگر دھوئیں کو دیکھا ہے۔ کہ جس سے ہمیں آگ کے وجود پر یقین آیا۔ سو یہ علم الیقین ہے۔ اور اگر ہم نے آگ کو ہی دیکھ لیا ہے۔ تو یہ بموجب بیان قرآن شریف یعنی سورہ اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ کے علم کے مراتب میں سے عین الیقین کے نام سے موسوم ہے۔ اور اگر ہم اس آگ میں داخل بھی ہو گئے ہیں تو اس علم کے مرتبہ کا نام قرآن شریف کے بیان کی رو سے حق الیقین ہے۔" (اسلامی اصول کی فلاسفی صفحہ ۸۱)

الغرض اللہ تعالےٰ کا اپنے بندوں سے کلام کرنا اللہ تعالےٰ کے وجود پر ایسی ہی دلیل ہے۔ جیسا کہ ہم کسی مادی چیز کا احساس حواس سے کرتے ہیں۔ ہم نے ایک گزشتہ اداریہ میں آیہ کریمہ "وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ" الخ پیش کی ہے اس آیہ میں اللہ تعالےٰ کا اپنے بندوں سے ہمکلام ہونا اور اس کے طریق بتائے گئے ہیں۔ ظاہر ہے کہ جب اللہ تعالےٰ انسان سے اپنے کلام کرنے کے طریق بیان کرتا ہے۔ اللہ تعالےٰ سے ہمکلام ہونا نہ صرف ممکن ہے بلکہ نہایت ضروری ہے۔ اس آیہ میں تین طریقے بتائے گئے ہیں۔ جن سے اللہ تعالےٰ انسان سے ہمکلام ہو سکتا ہے۔

(۱) وحی

(۲) پردے کے پیچھے یعنی رویا اور کشف

(۳) فرشتوں کے ذریعہ بطور رسول

الغرض اللہ تعالےٰ ان تین طریقوں سے انسان سے ہمکلام ہوتا ہے۔ اس سے واضح ہوا کہ اللہ تعالےٰ کے وجود کا ایسا احساس جیسا کہ مادی اشیاء کا حواس سے احساس ہوتا ہے اللہ تعالےٰ سے ہمکلامی سے ہو سکتا ہے کہ واقعی وہ موجود ہے چونکہ ایک طریقہ ہمکلامی جیسا کہ اللہ تعالےٰ نے بتایا ہے رویا اور کشف ہے۔ اس سے ثابت ہوا کہ رویا اور کشف بھی اللہ تعالےٰ کے وجود کے اثباتی احساس کے لئے نہایت اہم ذریعہ ہیں۔ ہم یہاں اس تفصیل میں نہیں جاتے۔ کہ سچا رویا اور کشف جو اللہ تعالےٰ کی طرف سے ہوتا ہے اس کی کیا شناخت ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی تصنیفات میں اس امر کو نہایت وضاحت سے بیان فرمایا ہے۔ طالب ہدایت اس کے مطالعہ سے معلوم کر سکتا ہے۔

ہمکلامی کے علاوہ اللہ تعالےٰ کی شناخت کا ذریعہ وہ نشانات ہیں جو خاص کر پیشگوئیوں کی صورت میں کسی بندۂ حق کے ذریعہ ظاہر ہوتے ہیں۔ معجزات اور کرامات بھی اس میں شامل ہیں۔ قرآن کریم میں کئی پیشگوئیاں ہیں جو پوری ہو چکی ہیں۔ اور بہت سی ایسی ہیں جو ابھی پوری نہیں ہوئیں اور وقت پر پوری ہوتی رہیں گی۔

تیسرا ذریعہ اللہ تعالےٰ کے وجود پر حق الیقین پیدا کرنے کا "دعا" ہے ایسی حالت میں دعا کرنا جبکہ اس کے پورا ہونے کے کوئی آثار موجود نہ ہوں۔ اس کا قبول ہو جانا اللہ تعالےٰ کی ہستی پر ایک اثباتی دلیل ہے۔ الغرض اللہ تعالےٰ کا ایسا احساس جیسا کہ مادی اشیاء کا مادی حواس کے ذریعہ ہوتا ہے۔ تین طریقوں سے ہوتا ہے۔ اول ہمکلامی۔ دوم پیشگوئیاں۔ سوم دعا۔

جیسا کہ ہم نے شروع میں بتایا ہے۔ موجودہ سائنٹفک ذہن محض فلسفیانہ دلائل سے غیب پر کامل یقین حاصل نہیں کر سکتا۔ ایسے دلائل کی حیثیت محض تھیوری کی سی ہوتی ہے۔ جس کو اردو میں مفروضہ کہہ سکتے ہیں۔ جس کی بنیاد "ہونا چاہیئے" پر رکھی جاتی ہے۔ سائنسدان محض قرائن سے ایک تھیوری یا مفروضہ مقرر کر لیتے ہیں پھر اس کو تجربہ اور مشاہدہ کے معیار پر پورا اترتا ہے۔ تو وہ ثابت شدہ سمجھا جاتا ہے اور اس کی بنیاد پر عمل ظہور پذیر ہوتا ہے۔ مثلاً ایک سائنسدان یہ فرض کرتا ہے کہ فلاں جڑی بوٹی میں یہ تاثیر ہے کہ فلاں مرض کو شفا دے سکتی ہے۔ یہ فرض کرنے کے بعد وہ تجربات کرتا ہے۔ جب تجربہ سے ثابت ہو جاتا ہے۔ کہ واقعی اس جڑی بوٹی میں اس مرض کو شفا دینے کی خاصیت موجود ہے۔ تو پھر اس کے مطابق دوا تیار کر کے عام کی جاتی ہے۔ اور مریض استعمال کر کے شفا حاصل کرتے ہیں۔

روحانیت کے عالم میں ہم اس کو متقی کہہ سکتے ہیں۔ متقی وہ انسان ہے جو یہ مان کر کہ اللہ تعالےٰ کا وجود ہونا چاہیئے۔ مجاہدہ سے اس کی تلاش کرتا ہے۔ اور اس طرح غیب پر حق الیقین حاصل کرتا ہے۔ اس کے لئے مجاہدہ کی ضرورت ہوتی ہے جیسا کہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔

وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا

جو لوگ ہماری تلاش میں مجاہدہ کرتے ہیں۔ ہم ان کو اپنے ملنے کے راستوں پر راہ نمائی کرتے ہیں۔ جس طرح ایک سائنسدان ایک مفروضہ کی حقیقت تجربہ اور مشاہدہ سے حاصل کرتا ہے۔ اسی طرح ایک متقی مجاہدہ سے غیب پر حق الیقین حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ اور جب غیب پر ایسا ایمان پیدا ہو جاتا ہے۔ تو اس سے ایسے اعمال خود بخود سرزد ہوتے ہیں۔ جن کو قرآن کریم میں اقامت الصلوٰۃ اور انفاق رزق کہا گیا ہے۔ ہمارا مطلب یہ ہے کہ یہ اعمال اس سے اسی طرح سرزد ہونے لگتے ہیں۔ جس طرح سیب کھانے سے لذت محسوس ہوتی ہے۔ (باقی)

پریس کی مضبوطی

موجودہ زمانہ میں جبکہ ہمارے رب کی فرمودہ پیشگوئی وَاِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتْ اپنی پوری شان سے پوری ہو رہی ہے۔ قوموں کی زندگی اور مضبوطی ان کے پریس کی مضبوطی سے وابستہ ہے۔ آپ اپنے دینی آرگن اور رسالے اخبار الفضل کی اشاعت بڑھا کر اپنے پریس کو مضبوط کریں۔ (مینیجر الفضل ربوہ)

لجنہ اماء اللہ راولپنڈی سے حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ کا خطاب

- بچوں کی تربیت کا اہم مسئلہ
- ارشادِ نبوی اَکْرِمُوْا اَوْلَادَکُمْ اور اس میں لطیف حکمتیں

(سلسلہ کے لئے دیکھیں الفضل مؤرخہ ۲۵ر اکتوبر ۶۷ء)

۲

بچوں کی تربیت کا مسئلہ

موجودہ دور میں بچوں کی تعلیم و تربیت کا مسئلہ انتہائی نازک اور اہم ہے خصوصیت سے ہماری جماعت کے لئے۔

ہم نے بچے کی دنیاوی تعلیم کے ساتھ ساتھ دینی تعلیم کا بھی لازمی اہتمام کرنا ہے کیونکہ ہمارے نزدیک دینی تعلیم کے بغیر دنیاوی تعلیم کسی عنوان مکمل و اکمل نہیں مانی جاتی اور نہ ہی اس کے بغیر کوئی ٹھوس اور پائیدار نتیجہ ہی برآمد ہو سکتا ہے۔

موجودہ زمانہ میں والدین کی اکثریت بچوں کی دینی اور علمی معلومات کی وسعت کے لئے چنداں توجہ نہیں دے رہی۔ اور ان کا عام خیال یہ ہے کہ جب بچے بڑے ہوں گے تو خود ہی ان کو شعور ہو جائے گا۔

یاد رہے یہ خیال ایک وہم کے سوا کچھ نہیں ایسے والدین کا یہ نظریہ نقصان دہ ہے۔

پس بچپن کی عمر اس بات کی متقاضی ہے کہ بچے کو دین سے روشناس کروایا جائے۔ تاکہ وہ آگے چل کر مستقبل میں اپنی زندگی کو اسلامی اصولوں کے مطابق بنا سکے۔ چنانچہ اسی ضمن میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا:۔

"دینی علوم کی تحصیل کے لئے طفولیت کا زمانہ بہت ہی مناسب اور موزوں ہے۔ طفولیت کا حافظہ تیز ہوتا ہے۔ انسانی عمر کے کسی دوسرے حصہ میں ایسا حافظہ کبھی نہیں ہوتا۔ مجھے خوب یاد ہے کہ طفولیت کی بعض باتیں تو اب تک یاد ہیں۔ لیکن پندرہ برس پہلے کی اکثر باتیں یاد نہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ پہلی عمر میں علم کے نقوش ایسے طور پر اپنی جگہ کر لیتے ہیں اور قویٰ کے نشو و نما کی عمر ہونے کے باعث ایسے دلنشین ہو جاتے ہیں کہ پھر ضائع نہیں ہو سکتے۔"

سو بچپن کی عمر ہی ایسی عمر ہوتی ہے جس میں دینی تعلیم کی جہاں ابتداء ضروری ہے وہاں دینی ماحول کی بھی اشد ضرورت ہوتی ہے۔

اس عمر میں بچے کا دماغ نہایت زرخیز اور پاک و صاف ہوتا ہے اس میں ہر نقش قبول کرنے کی صلاحیتیں بدرجہ اتم موجود ہوتی ہیں اس لئے ہم پر فرض ہے کہ ہم اپنے بچوں کو تعلیم دلواتے وقت اس قسم کے ضرر رساں رجحان سے بچیں اور بچوں کو ایسے سکولوں اور کالجوں سے اور وہاں کی ایسی درس و تدریس سے الگ رکھیں۔ جو دینی ماحول اور دینی تعلیم سے بہرہ ور نہیں کرتے۔

آجکل عام طور پر لوگ بچوں کو مشنری سکولز میں تعلیم دلوا رہے ہیں۔ ان میں اکثریت ان لوگوں کی ہے جو یا تو غیر معمولی صاحبِ حیثیت ہیں یا پھر دوسروں کی نقالی میں اور اپنی دھاک بٹھانے کی غرض سے ایسا کر رہے ہیں۔

میرے نزدیک یہ لوگ وہ ہیں جو اپنے بچوں کو صحیح تعلیم دینے کی اہلیت نہیں رکھتے۔ یا پھر ان کی وہ تعلیم جو وہ گھر پر بچوں کو دیتے ہیں وہ ناقص اور نامکمل ہوتی ہے اس لئے انہیں ایسے سکولوں اور کالجوں کا سہارا لینا پڑتا ہے۔

یہ درست ہے کہ وقتی تسکین تو والدین کی ضرور ہو جاتی ہے مگر وہ اس نتیجہ کو کیوں اپنے سامنے نہیں رکھتے؟ جب بچے مشنری سکولوں کے ماحول میں تعلیم پا کر اُن کے رنگ میں رنگے جائیں گے۔ چنانچہ اس کے متعلق سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا فرمان ہے:۔

"اگر مسلمان پورے طور پر اپنے بچوں کی تعلیم کی طرف توجہ نہ کریں گے تو میری بات سن رکھیں کہ ایک وقت ان کے ہاتھ سے بچے بھی جاتے رہیں گے۔" العیاذ باللہ۔

کیا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ فرمان ہمارے لئے کافی نہیں؟ اور کیا ہماری راہنمائی کے لئے حضور علیہ السلام کا یہ فرمان قبل از وقت ہمارے لئے محتاط ہونے کا حکم نہیں رکھتا؟

بچوں کی تعلیم کے متعلق تو یہ میری مختصر سی گزارش تھی۔ اب میں بصد احترام بچوں کی تربیت کے متعلق بھی مختصراً کچھ کہنا چاہتی ہوں۔

بچوں کی تربیت میں ماں اور باپ دونوں کا یوں تو برابر کا حصہ ہے لیکن یہ کہنے میں تامل نہیں ہے کہ بچوں کی تربیت کی زیادہ ذمہ دار ماں ہی ہے کیونکہ بچے کا ماں کے قرب میں زیادہ وقت گزرتا ہے۔ باپ کو دن کا زیادہ حصہ باہر گزارنا پڑتا ہے اس لئے دراصل ماں کا ہی وہ وجود ہے جس پر تربیت کی تمام تر ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ اور اسی طرح بچوں کے حال و مستقبل کے بنانے اور بگاڑنے کی ذمہ داری ماں پر ہی ہے۔ اگر مائیں اسلامی اصول تربیت سے متعلق بعض چھوٹی مگر اہم باتیں اور اسلامی احکام کو سامنے رکھیں اور ان کی روشنی میں بچوں کی تربیت کریں تو کوئی وجہ نہیں کہ پھر بچوں کی طرف سے مایوسی ہو۔

مثلاً:۔ اسلامی اخلاق کا تقاضا یہ ہے کہ ہم بچے پر بیجا سختی نہ کریں اور اسے کچھ سمجھانا ہو تو نرمی اور اخلاق کی حد کے اندر رہ کر مہذبانہ طریق سے سمجھائیں اور علیحدگی میں باوقار طریق سے پیار سے بات کہیں۔ اور مناسب ہوتا ہے کہ اس کے چھوٹے چھوٹے کاموں کو سراہیں اور تعریف کریں۔

ایک خاص عمر میں جبکہ بچے کو کچھ تصور ہو جاتا ہے اُسے بتایا جاتا ہے کہ تم والدین کے کمرہ میں بے وقت نہ آؤ۔ اور اگر ضرورت ایسی ہی پڑ جائے تو اجازت لے کر آؤ۔ آرام و استراحت کے دوران دروازہ نہ کھٹکھٹاؤ۔ یہ حکم صرف والدین سے متعلق نہیں بلکہ ہر عزیز۔ ہر بزرگ۔ ہر رشتہ دار۔ دوست۔ بھائی بہن اور مہمان وغیرہ سب کے لئے ہے۔ پھر حکم ہے کہ کسی کا خط نہ پڑھو۔ نہ یہ جستجو کرو کہ اس میں کیا لکھا ہے؟ اور نہ ہی کسی کے خط کے پڑھنے کا اس سے مطالبہ کرو۔ خواہ وہ خط کسی اپنے عزیز سے عزیز اور بے تکلف کا ہی کیوں نہ ہو؟ کیونکہ اعلیٰ اخلاق اس کی اجازت نہیں دیتے۔

پھر اعلیٰ اخلاق و تہذیب کا یہ تقاضا ہے کہ اگر تم کسی کے ہاں مہمان جاؤ خواہ اس سے عزیزداری کیوں نہ ہو؟ تم اس کے گھر کی تحقیق و تجسس نہ کرو۔

لیکن جہاں ہم خود ہی ان چھوٹی چھوٹی باتوں کا خیال نہیں رکھتیں وہاں بچوں سے کیا امید ہو سکتی ہے؟

کہنے کو یہ باتیں معمولی اور ادنیٰ ہیں لیکن حقیقت میں یہ معمولی نہیں بلکہ یہ امور بہت نازک اور اہم ہیں۔ اور ان کا خیال نہ رکھا جائے تو بہت تکلیف دہ بن جاتے ہیں۔

بچوں پر جہاں بیجا سختی منع ہے وہاں ان باتوں کی تربیت کے لئے بھی تاکیدی حکم ہے۔

جو مائیں بچوں کی تربیت کی طرف توجہ نہیں دیتیں یا غلط تربیت کرتی ہیں انہیں اس کا یقیناً خمیازہ بھگتنا پڑتا ہے۔ کیونکہ ایسے بچے صرف دوسروں کے لئے ہی تکلیف اور دُکھ کا موجب نہیں ہوتے بلکہ ماؤں کو بھی ایک وقت میں ان کی طرف سے کسی نہ کسی کڑی آزمائش سے دوچار ہونا پڑتا ہے اور وہ ان کے ہاتھوں مایوسی کا منہ دیکھتی ہیں اور پھر خود بچوں کے اپنے مستقبل کا سوال بھی ہے۔

بچوں کا اکرام

اسلام نے جہاں والدین کے حقوق اولاد پر تسلیم کئے ہیں وہاں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اَکْرِمُوْا اَوْلَادَکُمْ کا ارشاد فرما کر والدین کو بھی تاکیدی حکم دیا ہے کہ وہ بھی اپنی اولاد کا اکرام کریں ان کی عزت کریں اور ان کے ساتھ ایسا رویہ رکھیں جس سے ان کے اندر وقار اور عزتِ نفس کا جذبہ پیدا ہو۔ ان کے وقار اور عزت کو ٹھیس نہ لگے۔ اور پھر ان کی تعلیم و تربیت کی طرف بھی خاص توجہ دیں تاکہ وہ بڑے ہو کر حقوق اللہ اور حقوق العباد کو بہترین صورت میں ادا کر سکیں

اور قومی ترقی کا موجب بن سکیں۔

قومی ترقی

یاد رہے کوئی قوم ترقی نہیں کر سکتی جب تک کہ اس کے افراد اپنی اولاد کو خواہ وہ بیٹی ہو یا بیٹا اپنے سے بہتر حالت میں چھوڑ کر نہ جائیں۔

اگر ہم میں سے ہر ایک اس بات کا اہتمام کرے کہ اپنی اولاد کو علم وفضل دونوں میں اپنے سے بہتر حالت میں چھوڑے گا تو یقیناً قوم کا ہر قدم ترقی کی طرف ہی اٹھے گا۔

والدین بچوں کے خورد ونوش اور پہننے اوڑھنے کا خیال تو رکھتے ہیں اور تعلیم کا خیال بھی رکھ لیتے ہیں کیونکہ تعلیم تو ان کے لئے اقتصادی ترقی کا ذریعہ ہوتی ہے۔ لیکن تربیت کی طرف سے ایسی غفلت برتی جاتی ہے کہ الامان والحفیظ۔

حالانکہ تربیت کا سوال تعلیم سے زیادہ اہم ہے اور تربیت کا مقام تعلیم سے بہت ارفع ہے۔

ایک معمولی تعلیم کا انسان جو اسلامی اخلاق کا مجسمہ ہو وہ اس اعلیٰ تعلیم یافتہ سے بدرجہا بہتر ہے جو اعلیٰ اخلاق سے عاری ہوتا ہے۔

قرآن کریم نے لَا تَقْتُلُوْٓا اَوْلَادَكُمْ فرما کر اس میں اس حقیقت کی طرف اشارہ کیا ہے کہ اگر تم اپنے بچوں کی عمدہ تربیت اور اچھی تعلیم کا خیال نہیں رکھوگے تو تم انہیں قتل کرنے والے ہوگے۔

پس ہم لوگوں کو اپنے بچوں کی اعلیٰ تربیت کی طرف خاص توجہ دینی چاہیئے اور پھر خاص طور پر لڑکیوں کی اس رنگ میں تربیت کی جائے اور انہیں ان اعلیٰ اخلاق کا حامل بنایا جائے کہ وہ بچیاں نہ تو اپنے ماحول اور عزیزوں، بزرگوں۔ دوستوں کے لئے ہی دکھ کا موجب بنیں۔ نہ آئندہ مستقبل میں ان کے والدین ہی کو ان کی وجہ سے پریشانی اٹھانی پڑے۔

پھر جیسا کہ اوپر گزر چکا ہے آنحضرت کا یہ ارشاد ہے کہ تم اپنی اولاد کی عزت کرو۔ مگر بعض والدین یا نادان مائیں محض اپنی فوقیت جتانے کے لئے بچے پر ناجائز دباؤ ڈالنے میں اپنی بڑائی سمجھتی ہیں یا بچے سے گفتگو کا طریق بڑا رف اور عامیانہ ہوتا ہے۔ در پردہ ان میں یہ خیال غالب ہوتا ہے کہ ہم بزرگ ہیں اور یہ چھوٹا ہے۔ اور اس پر انہیں یہ حق ازلی ابدی ہے کہ اسے جو چاہیں وقت بوقت الٹی سیدھی کہہ لیں۔ خواہ اس کا جواز ہو یا نہ ہو۔

دیکھیئے! بہت چھوٹی عمر میں بچہ خاموشی سے سب کچھ برداشت کر لیتا ہے لیکن جب شعور کو پہنچتا ہے تو اسے اس کی عزتِ نفس پکڑتی ہے اور وہ گستاخ ہو جاتا ہے۔ یہ گستاخی کا ارتکاب کروانے والی ماں ہی ہوتی ہے جو بچے کو ایسا کرنے پر مجبور کرتی ہے اور ان کے اندر باغیانہ روح پیدا کروا دیتی ہے۔ نہ صرف یہی بلکہ یہاں تک دیکھا گیا ہے کہ بعض والدین اور خاص طور پر ناسمجھ مائیں تو اس حد تک بڑھتی ہیں کہ بچے جب سنِ بلوغت کو پہنچ جاتے ہیں اور وہ خود مختار بھی ہو جاتے ہیں تو بھی وہ ان پر پابندیاں عائد کرتی ہیں کہ کوئی بھی حرکات وسکنات ان کی مرضی کے خلاف نہ ہو۔

یاد رہے! ایسے بچے جن کے ساتھ ایسا رویہ روا رکھا جاتا ہے یہ ایک وقت میں باغیانہ روح کا مظاہرہ کرنے پر تُل جاتے ہیں۔ ان کے دل میں محبت و خلوص ختم ہو جاتا ہے۔ ایسے بچے ایک دن ایسے گھر کو ہی خیرباد کہہ دینے پر مجبور ہو جاتے ہیں۔ جیسا کہ ہم آئے دن اخبارات میں دیکھتے ہیں یہ نتیجہ بے جا قید وبند بے جا سختی اور غلط تربیت کا ہی ہوتا ہے۔

سو اَکْرِمُوْا اَوْلَادَكُمْ میں باریک نکتہ یہی ہے کہ اولاد کے اکرام کے بغیر بچوں کے اندر اعلیٰ اخلاق پیدا نہیں کئے جا سکتے۔

بعض نادان والدین اور خصوصیت سے جاہل مائیں بچوں کی محبت کے باوجود ان کے ساتھ ایسا پست وعامیانہ سلوک کرتی اور گالی گلوچ سے اس حد تک کام لیتی ہیں کہ ان کی عمر کے تقاضوں کو بھی مدِنظر نہیں رکھتیں۔ اور اس طرح پر ان کے اندر وقار وخودداری اور عزتِ نفس کا جذبہ ختم ہو جاتا ہے۔

اس ضمن میں ہمارے آقا سردارِ دو جہاں نبی اکرم محمد مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کی تعلیم اَکْرِمُوْا اَوْلَادَكُمْ کس قدر خوبصورت ہے کہ تمہیں اپنی اولاد سے عزت سے پیش آنا چاہیئے۔ تا ان کے اندر عمدہ اخلاق اور باوقار انداز پیدا ہو سکیں اور ان کی تمام تر اعلیٰ صلاحیتیں اُجاگر ہو کر بروئے کار آسکیں۔

یہ وہ نکتہ ہے جو دنیا کے کسی اور مذہب نے نہیں سمجھا اور نہ ہی اسے پیش کیا۔ یہ اسلام ہی کی امتیازی شان ہے جس نے اس نظریہ کو اس خوبصورت طریق پر پیش کیا۔

کس قدر بدقسمتی ہوگی ہماری اگر ہم اس تعلیم پر عمل نہ کریں۔ درآنحالیکہ ایسے لوگوں کی زندہ مثالیں ہمارے سامنے ہیں کہ جنہوں نے اس تعلیم پر عمل نہیں کیا۔ ان کے ساتھ ان کی اولادوں نے آخرکار ان کے اس جاہلانہ سلوک کی وجہ سے کیا رویہ اختیار کیا جس کے نتیجہ میں دونو جانب پریشانی ہونے کے علاوہ وہ اولادیں ان کے لئے دکھ کا موجب بنیں۔

اگر خدانخواستہ ہم ایسے گئے گزرے ہیں کہ ہمیں اسلامی احکام کا احترام نہیں تو کم ازکم ہم میں سے وہ جنہیں اپنے 'ماڈرن' ہونے کا ہر عنوان دعوے ہے وہ غور تو کریں کہ کیا جدید تہذیب وتمدن اور جدید فیشن اس قسم کی تکلیف دہ باتوں اور سلوک کی اجازت دیتا ہے؟ ہرگز نہیں۔ اور قطعاً نہیں۔

پس! میری گزارش ہے اپنی بزرگوں سے بھی اور اپنی بچیوں سے بھی کہ وہ ان باتوں کی طرف خصوصیت سے توجہ دیں۔ وہ اسلامی اعلیٰ اخلاق کا نمونہ بنیں۔ دوسروں کے لئے بھی۔ اپنے عزیزوں کے لئے بھی۔ دوستوں کے لئے بھی اور ایسے خوبصورت اسلامی اخلاق کا مظاہرہ کریں کہ اغیار بھی بہانگِ دہل پکار اٹھیں کہ حقیقت میں یہ مائیں، یہ بچیاں کسی عظیم اور امتیازی جماعت سے تعلق رکھتی ہیں جن کے اخلاق کا معیار یہ ہے کہ ان سے نہ صرف اپنا ماحول، اپنے عزیز ورشتہ دار ہی خوش ومطمئن ہیں بلکہ تمام دنیا کے لئے یہ لوگ باعثِ راحت وہدایت ہیں۔ (باقی)

درخواستِ دُعا

میرا بھانجا عزیزم فاروق احمد قریباً تین سال کا ہو گیا ہے لیکن ابھی تک نہ تو کوئی بات کرتا ہے اور نہ ہی کوئی کھانے کی چیز خود بخود کھا سکتا ہے اور بیماری کی وجہ سے کمزور بھی بہت ہو گیا ہے۔

احباب جماعت سے نہایت ہی دردمندانہ اور عاجزانہ دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیز کو کامل وعاجل شفا عطا کرے۔

(محمد نواز مومن)

باتیں کریں

آؤ یارو! مہدیٔ مسعود کی باتیں کریں
ملّتِ اسلام کے موعودؑ کی باتیں کریں

کر گیا جنگل کو منگل جس کا عزمِ آہنی
دیکھ کر ربوہ کو اُس محمودؓ کی باتیں کریں

خاک کے ذرّوں کو ہمدوشِ ثریّا کر دیا
معدنِ صد عزّ وشان وجُود کی باتیں کریں

ساری دُنیا میں کریں تبلیغِ دینِ مصطفٰےؐ
حضرتِ انسان کی بہبود کی باتیں کریں

جس نے پروانوں کو بخشا سوز وسازِ زندگی
اس چراغِ محفلِ مقصود کی باتیں کریں

جس نے دی توفیق مہدیؑ کی غلامی کی مجھے
شوقؔ اُس قادر کی اُس معبود کی باتیں کریں

عبد الحمید خان شوقؔ

ایمان اور اسلام کی حقیقت

حدیث شریف میں آتا ہے کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام ایک آدمی کی شکل میں حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور پوچھا مَا الْاِسْلَامُ کہ اسلام کیا ہے اس پر آپ نے جواب دیا۔

اَنْ تَشْهَدَ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَتُقِيْمَ الصَّلٰوةَ وَتُؤْتِيَ الزَّكٰوةَ وَتَصُوْمَ رَمَضَانَ وَتَحُجَّ الْبَيْتَ اِنِ اسْتَطَعْتَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا۔

یعنی تو گواہی دے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔ اور نماز قائم کر اور زکوٰۃ دے اور رمضان کے روزے رکھ اور اگر تجھے طاقت ہے تو بیت اللہ کا حج کر۔

پھر حضرت جبرائیل علیہ السلام نے پوچھا فَاَخْبِرْنِيْ عَنِ الْاِيْمَانِ۔ مجھے ایمان کے متعلق بتائیں آپ نے فرمایا

اَنْ تُؤْمِنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَتُؤْمِنَ بِالْقَدْرِ خَيْرِهٖ وَشَرِّهٖ

کہ تو اللہ تعالیٰ، اس کے فرشتوں، اس کی کتابوں، اور یوم آخرت پر ایمان لا ئے اور اچھی اور بری قدر پر ایمان لائے حضرت جبرائیل علیہ السلام کے اس الگ الگ سوال کرنے سے معلوم ہوا۔ کہ اسلام اور ایمان میں امتیاز ہے اسی طرح دوسرے لفظوں میں ہم کہہ سکتے ہیں کہ مومن اور مسلمان میں بھی امتیاز ہوتا ہے۔ حضرت امام زہری نے اسکے متعلق کہا ہے۔

کہ اسلام منہ سے مسلمان ہونے کا اقرار ہے اور ایمان اعمال کا نام ہے۔ اور بعض نے کہا ہے اَلْاِسْلَامُ وَالْاِيْمَانُ شَيْءٌ وَّاحِدٌ کہ اسلام اور ایمان ایک ہی چیز ہیں۔ لیکن ان دونوں معانی پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ امام زہری کے معنے درست ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے سورۃ حجرات میں فرماتا ہے

قَالَتِ الْاَعْرَابُ اٰمَنَّا قُلْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا وَلٰكِنْ قُوْلُوْا اَسْلَمْنَا وَلَمَّا يَدْخُلِ الْاِيْمَانُ فِيْ قُلُوْبِكُمْ (سورۃ الحجرات)

یعنی اعراب (بادیہ نشین جو تعلیم ظاہری اور تمدن سے محروم تھے) کہتے ہیں کہ ہم ایمان لے آئے تو اُن سے کہہ دے کہ تمہیں ابھی کامل ایمان حاصل نہیں ہوا ہاں تم یہ کہہ سکتے ہو کہ ہم نے ظاہری طور پر فرمانبرداری قبول کر لی ہے کیونکہ (اے اعراب) ابھی ایمان تمہارے دلوں میں کماحقہٗ داخل نہیں ہوا ایمان کے معنے تصدیق کے ہیں اور اسلام کا اصل مفہوم فرمانبرداری کرنا ہے۔ ایک آدمی ظاہر میں فرمانبردار ہو سکتا ہے۔ اگرچہ وہ باطن میں فرمانبرداری کرنے والا نہ ہو۔ شروع والی حدیث سے ظاہر ہوتا ہے کہ اسلام اُن اعمال کا نام ہے جو ظاہر سے تعلق رکھتے ہیں اور ایمان اُن اعتقادات کا نام ہے جو باطن سے تعلق رکھتے ہیں

ایمان گھٹتا اور بڑھتا رہتا ہے

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ وَاِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ اٰيٰتُهٗ زَادَتْهُمْ اِيْمَانًا وَّعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ۔

(سورۃ الانفال)

یعنی مومن تو صرف وہی ہیں کہ جب ان کے سامنے اللہ کا ذکر کیا جائے تو اُن کے دل ڈر جائیں۔ اور جب ان کے سامنے اس کی آیات پڑھی جائیں تو وہ ان کے ایمان کو بڑھا دیں۔ نیز مومن وہ ہیں جو اپنے رب پر توکل کرتے ہیں۔

اسی طرح دوسری جگہ قرآن مجید میں آتا ہے کہ

فَاخْشَوْهُمْ فَزَادَهُمْ اِيْمَانًا وَّتَسْلِيْمًا

یعنی تم اُن سے ڈرو۔ لیکن اس سے وہ ایمان اور فرمانبرداری میں پہلے سے بھی بڑھ جاتے ہیں

حدیث میں آتا ہے کہ ایمان یزید وینقص کہ ایمان کم و بیش ہوتا رہتا ہے۔

اس حدیث اور آیات سے جن میں ایمان کے بڑھنے کا بیان ہے۔ ہمیں یہ معلوم ہوتا ہے کہ مومن جب نیکی کا کام کرتے ہیں تو ان کے ایمان میں زیادتی ہوتی ہے۔ اور ایمان کے کم ہونے کا مطلب یہ ہے کہ جب نیکی کے کام میں فرق پڑتا ہے تو اس وقت کامل ایمان میں نقص پڑ جاتا ہے۔ محدثین نے اس کی تشریح میں یہ بھی کہا ہے۔ کہ تصدیق ایمان کی پہلی منزل ہے اور ایماندار کے لئے ضروری ہے کہ وہ آگے بڑھے اور اپنے عمل کے ذریعہ سے اپنے ایمان کی تکمیل کرے۔

کونسا ایمان کم و بیش ہوتا ہے؟

حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب فرماتے ہیں:۔

"ایمان جو اعتقادی امور کے متعلق ہے وہ تو نہ بڑھتا ہے نہ گھٹتا ہے۔ مگر دوسرا جو عقائد حقہ اور اعمال صالحہ اخلاق فاضلہ۔ ملکات حسنہ کے متعلق ہے وہ بڑھتا گھٹتا ہے تیسرا نور ایمان جسے سکینہ بھی کہتے ہیں وہ بھی بڑھتا گھٹتا ہے۔

(ضمیمہ اخبار بدر ۲۲ جون ۱۹۱۱ء)

(ملک رفیق احمد - ربوہ)

فضل و رحمت کا اِک نشاں آیا

(محمد ابراہیم شاد)

شکر صد شکر مہرباں آیا
لِلّٰہِ الحمد دلِستاں آیا

ہر طرف ہے فضا مسرت کی
آج خوشیوں کا پھر سماں آیا

دے کے یورپ کو دین کا پیغام
ناصرِ دین شادماں آیا

احمدیت کا نور پھیلا کر
مہرِ انوار ضوفشاں آیا

درس توحید دے کے مغرب کو
وہ جواں بخت نوجواں آیا

معرفت کے نکات بتلا کر
حق تعالیٰ کا رازداں آیا

حق کے پیاسوں کو دے کے آبِ بقا
خضرِ دوراں بعزوشاں آیا

کامیابی سے کارواں لے کر
آج سالارِ کارواں آیا

دے کے مژدہ بہار کا ہر سُو
باغِ احمد کا باغباں آیا

وہ ہے مصداق "نَافِلَةً لَّكَ"
فضل و رحمت کا اِک نشاں آیا

ابنِ فرزندِ مہدیٔ دوراں
کر کے تبلیغ کامراں آیا

شاد مردہ دلوں میں جاں آئی ٭ جب مسیحا نفس یہاں آیا

نماز تہجد احادیث کی روشنی میں

نماز فرض کے علاوہ رات کے کسی حصہ میں اٹھ کر جو نماز ادا کی جائے اُس کو نماز تہجد کہتے ہیں۔

تہجد کے برکات و فیوض کی بابت حدیث میں آتا ہے کہ رسول خدا نے فرمایا کہ ہمارا پروردگار رات کے وقت آسمان دنیا میں اترتا ہے اور جب پچھلا وقت ہوتا ہے تو پکارتا ہے کہ مَنْ یَدْعُوْنِیْ فَاَسْتَجِیْبَ لَهٗ وَمَنْ یَسْئَلُنِیْ فَاُعْطِیَهٗ مَنْ یَسْتَغْفِرُنِیْ فَاَغْفِرَ لَهٗ یعنی کوئی ہے جو اس وقت مجھ سے دعا کرتا ہے تا میں اسکو قبول کرلوں کوئی ہے جو اس وقت مجھ سے سوال کرتا ہے تا میں اس کو دوں اور کوئی ہے جو اس وقت مجھ سے بخشش مانگتا ہے تا میں اس کو مغفرت عطا کروں۔

حضرت عبادہ بن صامتؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا جو شخص رات کو اٹھے اور کہے کہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ۔ اور پھر کہے اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ۔ یا اور کوئی دعا کرے تو اس کی دعا بفضلہٖ تعالیٰ قبول ہوگی۔ اور اس کے بعد ادا کی جانے والی نماز بھی شرف قبولیت پائے گی۔

نماز تہجد کی رکعتوں کی بابت ایک حدیث میں آتا ہے کہ حضور پُر نور نماز تہجد میں تیرہ رکعت ادا کیا کرتے تھے اس میں وتر بھی شامل ہوتے تھے۔ ایک دوسری حدیث میں آتا ہے کہ حضور پُر نور تہجد میں تیرہ رکعت ادا کیا کرتے تھے۔ لیکن اس میں وتر کی نماز کے علاوہ سنت فجر کی دو رکعتیں بھی شامل ہوتی تھیں۔

آنحضرت صلعم نماز تہجد میں قیام بہت لمبا فرمایا کرتے تھے۔ چنانچہ کیفیت اور بارگاہ الٰہی میں اس وقت کی عبادت کے انہماک کی بابت حضرت عائشہؓ بیان فرماتی ہیں کہ ان رکعتوں کی خوبی اور طوالت مجھ سے مت پوچھو۔ سب سے آخر میں حضور وتر ادا کیا کرتے تھے۔

حضرت مغیرہؓ بیان فرماتے ہیں کہ حضور اس قدر لمبا قیام کرتے آپ کے دونوں پاؤں اور آپ کی پنڈلیاں سوج جاتیں اگر آپ سے کہا جاتا کہ حضور اس قدر عبادت کیا کریں تو آپ فرماتے اَفَلَآ اَكُوْنَ عَبْدًا شَكُوْرًا یعنی کیا میں خدا کا شکر گزار بندہ نہ بنوں۔

حضرت عباسؓ فرماتے ہیں کہ رسول خدا نماز تہجد کے لئے اُٹھتے تو فرماتے اے اللہ! تو آسمان و زمین اور ان کے درمیان جو کچھ ہے کا مدبر ہے تمام تعریفوں کا مستحق ہے تو نور ہے ایسا نور جو آسمان و زمین اور ان کے درمیان پایا جاتا ہے۔ تو ہی قابل تعریف ہے تو اور تیرا وعدہ حق ہیں۔ تیرا ملنا سچا ہے تیری بات سچی ہے۔ جنت اور دوزخ حق ہیں۔ تمام انبیاء برحق ہیں محمد سچے ہیں قیامت حق ہے اے اللہ! میں تیرا ہی فرمانبردار بندہ ہوں۔ تجھ پر ایمان لایا ہوں۔ تیری ذات پر بھروسہ کیا ہے اور تیری طرف رجوع کیا ہے۔ تیری مدد سے مخالفین سے جھگڑتا ہوں۔ اور تجھ ہی کو حکم بناتا ہوں۔ تو میرے اگلے پچھلے پوشیدہ اور ظاہر گناہوں کو پردۂ بخشش میں ڈھانپ لے۔ تو پہلے بھی تھا۔ اور آخر میں بھی ہوگا۔ تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ نیکی اور گناہوں سے بچنے کی قوت تجھ ہی سے حاصل ہوتی ہے۔

آنحضرت صلعم اس عبادت کو پسند فرماتے تھے۔ جس میں التزام اور اعتدال ہو ایک مرتبہ حضور نے حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ اے عبداللہ! تم اس شخص کی مانند مت ہو جانا جس نے پہلے رات کو اٹھ کر نماز ادا کی اور پھر اٹھنا بند کردیا۔

الغرض حضور نماز تہجد پسند فرماتے تھے۔ دوسروں کو اس کی تلقین کرتے تھے۔ اور خود اس کا مکمل نمونہ تھے۔ بس اپنے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد اور عمل پر لبیک کہتے ہوئے ہمیں بھی اپنے اندر وہی روح پیدا کرتے ہوئے راتوں کو اُٹھ کر خدا کے آگے سجدہ ریز ہونا چاہیئے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرماتے ہوئے اپنے مخلص بندوں میں شامل فرمالے۔ آمین

(امۃ القدوس فرحت ربوہ)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفس کرتی ہے۔

تربیتی جلسے

جماعت احمدیہ چک ۲۷۰/ب کا چیلو میں خاکسار کی زیر صدارت ایک تربیتی جلسہ منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد مکرم مولوی محمد دین صاحب شاہد مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ حلقہ میرپور خاص نے تقریباً سوا گھنٹہ تقریر فرمائی اور صداقت احمدیت اور ترقی مخالف حالات اور اسوۂ حسنہ اور نیک نمونہ اختیار کرنے اور عملی پہلو پر موثر انداز میں روشنی ڈالی جسے سامعین نے پوری دلچسپی سے سُنا۔

حاضری بفضل خدا باوجود گندم کی بجائی کا مصروفیت کے خوشکن رہی۔ مستورات کے لئے پردہ کا انتظام تھا۔ جلسہ میں اطفال و ناصرات نے بھی شوق سے حصہ لیا۔ اختتامی دعا پر جلسہ برخواست ہوا۔

۲۔ ہماری جماعت کی برانچ موضع بڈھا کوٹ میں دوسرا تربیتی جلسہ منعقد ہوا جس میں مربی حلقہ مکرم مولوی محمد دین صاحب شاہد نے ایک گھنٹہ تقریر فرمائی اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کے نشانات وضاحت سے عام فہم زبان میں بیان فرمائے جس کا سامعین پر اچھا اثر رہا جماعت کے احباب کے علاوہ بعض غیر از جماعت احباب اور مستورات حاضر تھے دعا پر جلسہ برخواست ہوا۔

صوفی غلام محمد عاصی صدر جماعت احمدیہ چک ۲۷۰/ب کا چیلو ضلع تھرپارکر

تقریب رخصتانہ

خاکسار کی ہمشیرہ عزیزہ امۃ الحسیب کی رخصتانہ کی تقریب مورخہ ۱۹ر اگست کو مولاداد کال ضلع گوجرانوالہ عمل میں آئی۔ عزیزہ کی شادی عزیزم محمد صادق صاحب بھٹی کے ساتھ ہوئی ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو دینی و دنیوی لحاظ سے بابرکت فرمائے۔

(عبدالمنان طاہر سینئر ایڈیٹر منظفر آباد۔ آزاد کشمیر)

درخواست ہائے دعا

(۱) خاکسار کی والدہ محترمہ کو بوجہ گلٹی بائیں آنکھ و ناک عرصہ چھ ماہ سے سخت بے چینی اور درد ہے۔ (ایس شوکت حسین شاہد ہیڈ کلرک جام شورو حیدرآباد پاک)

(۲) والد محترم چوہدری محمد حسین صاحب چیمہ رات کو پیشاب کرنے کے لئے اٹھے اور گر پڑے جس سے ان کی بائیں ران کی ہڈی ٹوٹ گئی ہے

(ظفر اللہ خان چیمہ سکرٹری امور عامہ جماعت احمدیہ لائلپور)

(۳) خاکسار کے دونوں کان بند ہوئے ایک سال ہو گیا ہے اُونچا بھی نہیں سُن سکتا۔ ڈاکٹروں کے نزدیک یہ مرض لاعلاج ہے۔

(راجہ محمد اکرم شاہد مجلس خدام الاحمدیہ چک نمبر ۲ میسن آباد ضلع گجرات)

احباب کرام سب کے لئے دعا فرمائیں۔

دعائے نعم البدل

میری ہمشیرہ محترمہ اہلیہ لطیف احمد شاہد صاحب کا لڑکا مورخہ ۱۴؍ ۹؍ کو بعارضہ نمونیا بعمر ۱½ ماہ فوت ہو گیا ہے اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ۔ احباب دعائے نعم البدل فرمائیں۔

(طیبہ کوثر ۔ کراچی)

دعائے مغفرت

میری والدہ محترمہ امۃ الحمید صاحبہ اہلیہ ملک ظہیر محمد خان صاحب مرحوم بیڈن روڈ لاہور تقریباً چھ مہینے کی علالت کے بعد مورخہ ۸ر اکتوبر بروز اتوار صبح ۸ بجے اپنے مولائے حقیقی سے جا ملیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

نماز جنازہ مکرم مولانا دین محمد صاحب مربی سلسلہ نے پڑھائی اور شام ساڑھے آٹھ بجے لاہور میں دفن ہوئیں۔ مرحومہ صوم وصلوٰۃ کی پابند اور قرآن کریم سے شغف رکھتی تھیں۔ احباب سے درخواستِ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے جنت الفردوس میں درجات بلند فرمائے اور پسماندگان کا دین و دنیا میں حافظ و ناصر ہو (لطیف احمد ملک بیڈن روڈ لاہور)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

اسرائیل نے عرب جمہوریہ پر حملے کا فیصلہ کر لیا

تل ابیب - ۲۵-اکتوبر - اسرائیل کے وزیر دفاع جنرل موشے دایان نے اعلان کیا ہے کہ عرب جمہوریہ پر پوری قوت سے حملہ کیا جائے گا - انہوں نے کہا کہ جہاز ایلات کی تباہی بالکل ایسا ہی اقدام ہے جیسا خلیج تیران کی ناکہ بندی کو توڑ دیا تھا - اور صدر ناصر کے دفاعی انتظامات تہس نہس کر دیئے گئے تھے - بالکل اسی انداز اور اسی قوت سے ہم ایلات کی تباہی کا انتقام لیں گے - سویز کچھ زیادہ چوڑی نہیں ہے اور اسے پار کر لینا ہمارے لئے نہ پہلے دشوار تھا اور نہ اب ہے -

جنرل دایان نے انتہائی سخت زبان استعمال کی اور صدر ناصر پر بار بار ذاتی حملے کئے - ادھر عرب جمہوریہ میں اسرائیلی حملہ کو متوقع سمجھا جا رہا ہے اور مصری فوجوں کو ۲۴ گھنٹے تیار رکھا جا رہا ہے - اردن میں مزید تیس ہزار عراقی فوجی پہنچ گئے ہیں اور جنگ بندی لائن کے بالکل قریب فوجی مشقوں میں مصروف ہیں - دمشق میں موجودہ صورت حال کو انتہائی سنگین قرار دیا جا رہا ہے -

مشرقی پاکستان میں خوفناک طوفان

ڈھاکہ ۲۵-اکتوبر - کاکس بازار اور چاٹگام میں جو زبردست طوفان آیا تھا - ابتدائی اطلاعات کے مطابق اس میں پانچ سو سے زیادہ افراد ہلاک ہو گئے ہیں - مچھیروں کی ۳۴ کشتیوں کا ابھی کوئی سراغ نہیں - ملاحوں کی تلاش کے لئے بحریہ کی امداد حاصل کر لی گئی ہے - طوفان سے جزیرہ چکنان بُری طرح متاثر ہوا ہے - ہزاروں مکان تباہ ہو گئے ہیں اور لاکھوں روپے کی فصلیں برباد ہو چکی ہیں - صوبائی حکومت نے طوفان زدگان کی امداد کے لئے امدادی کام شروع کر دیا ہے

چند روز قبل ۶۱۲ مچھیرے ۱۵۳ کشتیوں میں بیٹھ کر مچھلیاں پکڑنے گئے تھے ان میں سے صرف ۲۱۳ مچھیرے دس کشتیوں میں واپس آسکے ہیں - باقی کے بارے میں ابھی تک کچھ معلوم نہیں ہو سکا - ان کی تلاش کے لئے بحری فوج کی خدمات حاصل کر لی گئی ہیں - جو بڑی سرگرمی سے لاپتہ مچھیروں کی تلاش کر رہی ہے - ڈھاکہ میں یہ خیال ظاہر کیا گیا ہے کہ یہ مچھیرے بھی طوفان کی نذر ہو گئے ہیں -

صوبائی گورنر نے بتایا کہ طوفان سے کم از کم اڑھائی ہزار مکانات تباہ ہو گئے ہیں کاکس بازار اور چاٹگام میں چالیس فیصد فصلیں بالکل تباہ ہو گئی ہیں ہزاروں افراد بے گھر ہوئے ہیں -

پاکستان اور رومانیہ میں کئی امور میں اتفاق رائے ہو گیا ہے -

بخارسٹ ۲۵-اکتوبر - صدر ایوب رومانیہ کے رہنماؤں میں تنازعہ کشمیر سمیت اہم عالمی مسائل پر اتفاق رائے ہو گیا ہے -

صدر ایوب اور صدر سٹوئیکا کے درمیان طویل مذاکرات ہوئے ہیں جن کے دوران مختلف عالمی مسائل پر تبادلہ خیال کیا گیا -

باقاعدہ مذاکرات سے پہلے صدر ایوب رومانیہ کے صدر سے تبادلہ خیال کر چکے تھے - جس کی وجہ سے رسمی بات چیت میں ہم آہنگی پیدا ہو گئی ہے - چنانچہ جب باقاعدہ مذاکرات شروع ہوئے تو فضا پہلے سے تیار تھی یہ مذاکرات مکمل مفاہمت اور دوستی کے ماحول میں اختتام پذیر ہوئے - پاکستانی وفد کے ایک ترجمان نے اخبار نویسوں کو بتایا ہے کہ صدر نے رومانیہ کے لیڈروں پر پاکستان کی خارجہ پالیسی کی وضاحت کی - اس موقع پر صدر نے کہا کہ دونوں ملکوں میں خیالات کی یکسانیت پائی جاتی ہے - کیونکہ دونوں امن چاہتے ہیں - اور دوسرے ملکوں کے ساتھ امن سے رہنے کے خواہش مند ہیں -

پاکستان اور رومانیہ میں اقتصادی تعاون

بخارسٹ ۲۵-اکتوبر - پاکستان اور رومانیہ میں اقتصادی میدان میں ایک دوسرے سے تعاون کرنے پر سمجھوتہ ہو گیا ہے - اس معاہدہ کے تحت دونوں ملک پیٹرو کیمیکل انڈسٹری گنے کے پھوک سے کاغذ بنانے مصنوعی کھاد کی تیاری اور تیل اور گیس کی صنعت میں اضافہ کے لئے ایک دوسرے سے تعاون کریں گے یہ معاہدہ صدر ایوب اور رومانیہ کے رہنماؤں سے بات چیت کے نتیجہ میں طے پایا ہے

فرانس ہائیڈروجن بم کا تجربہ کرے گا

پیرس ۲۵-اکتوبر - توقع ہے کہ فرانس آئندہ سال موسم گرما کے اوائل میں ہائیڈروجن بم کا تجربہ کرے گا - یہ تجربہ بحر الکاہل میں کیا جائے گا - اس کا انکشاف فرانس کے وزیر دفاع مسٹر میسمر نے ایک بیان میں کیا ہے

کراچی اور پشاور کے درمیان نئی شاہراہ تعمیر کی جائے گی

لاہور ۲۵-اکتوبر - صوبائی وزیر مواصلات و تعمیرات مسٹر محمد خان جونیجو نے صوبائی اسمبلی میں بتایا کہ صوبائی حکومت کراچی اور پشاور کے درمیان ایک نئی شاہراہ اعظم بنانے کا ارادہ رکھتی ہے - اور اس کے ساتھ ہی لاہور سے دو رابطہ سڑکیں بنانے کا منصوبہ بھی زیر غور ہے - ان میں ایک سڑک لاہور سے لائل پور اور دوسری لاہور سے براستہ سرگودھا خوشاب تک بنائی جائے گی - انہوں نے کہا کہ شاہراہ اعظم کراچی سے لاہور تک ۷۴۳ میل لمبی ہو گی - اور اس پر ۴۶ کروڑ روپے سے زیادہ لاگت آئے گی - اس شاہراہ کی چوڑائی ۲۴ فٹ ہو گی یہ منصوبہ سات مرحلوں میں انجام پائے گا -

نور کاجل
آنکھوں کی صحت اور خوبصورتی کے لئے ربوہ کا مشہور عالم تحفہ قیمت سوا روپیہ

نور منجن
دانتوں کی صفائی اور مسوڑھوں کی حفاظت کے لئے مفید ترین منجن - قیمت ایک روپیہ -

نور آملہ
بالوں کو گرنے سے روکتا، دراز اور گھنے کرتا اور سکری دور کرتا ہے - قیمت ۲ روپے -

نور ابٹنہ
چہرہ اور بدن کی خوبصورتی اور جلد کی ملائمت کے لئے بہترین ابٹنہ جو حسن کا نکھار اور دلہن کا سنگھار ہے
قیمت ڈیڑھ روپیہ
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ گول بازار ربوہ ۳۹ نمبرہ

بے. بی ٹانک
بچوں کے لئے سب سے بڑی ٹانک اور دوا
ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی - ربوہ -

کیا
آپ کو اپنے فالتو روپیہ سے
کم از کم دس فیصدی سالانہ نفع مل رہا ہے؟
اگر نہیں
تو اسے تاج کمپنی لمیٹڈ کے ہاں جمع کرا کے بہت معقول نفع حاصل کرنا چاہیئے
مکمل تفصیلات کے لئے طلب فرمائیے
تاج کمپنی لمیٹڈ پوسٹ بکس ۵۳۰ کراچی

قابل فروخت قطعہ
(اشتہار)
محلہ دارالعلوم غربی ربوہ میں ساٹھ فٹ کی سڑک پر ایک کنال کا نہایت باموقع قطعہ زمین قابل فروخت ہے - خواہش مند احباب
مینیجر صاحب الفضل سے رجوع فرمائیں

اچھوتے اور بے مثل ڈیزائنوں میں
بیاہ اور شادی کے لئے
جڑاؤ ساڑھی سیٹ
اور چاندی کے خوشنما برتن، ٹی سیٹ وغیرہ
فرحت علی جیولرز دی مال - لاہور فون نمبر ۲۶۲۳

جواہر مہرہ عنبری
یہ خاص طور پر دل کی طاقت کے لئے مفید ہے - علاوہ ازیں مقوی اعصاب بھی ہے - مکمل کورس/۴۰ روپے

حب ذہب
اعصابی کمزوری، جوڑوں کے درد، کثرت ریاح اور معدہ کی خرابی کے لئے مفید ہے - مکمل کورس/۱۰ روپے
دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ ربوہ

ترسیلات اور انتظامی امور سے متعلق
مینیجر روزنامہ الفضل ربوہ
سے خط و کتابت کیا کریں

نماز صرف عبودیت کا اقرار ہی نہیں بلکہ قلب کو جِلا دینے کا ذریعہ بھی ہے

اسی سے انسان بدیوں سے بچتا ہے اور وہ بنی نوع انسان کے لئے مفید ہو جاتا ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سورۃ العنکبوت کی آیت اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ وَلَذِکْرُ اللّٰہِ اَکْبَرُ کی تفسیر بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"وَاَقِمِ الصَّلٰوۃَ" قرآن کریم کے پڑھنے اور پڑھانے اور سننے اور سنانے اور قرآن کریم کے ذریعہ تمام دنیا کو ہدایت اور راستی کی راہوں کی طرف بلانے کی نصیحت کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ صرف قرآن کریم سنانا بھی کافی نہیں۔ اس کے علاوہ اس امر کی بھی ضرورت ہے کہ تو خود اُن کے لئے نمونہ بنے اور ان کے لئے دعائیں کرتا رہے پس تو نماز باجماعت کو دنیا میں قائم کر اور نماز میں تمام مومنوں اور غیر مومنوں کے لئے دعائیں کیا کر کہ اللہ تعالیٰ اُن کی آنکھیں کھولے۔

اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ نماز یقیناً بری اور ناپسندیدہ باتوں ... ... سے لوگوں کو روکتی ہے ان بری باتوں سے بھی جو انسان کی ذات سے تعلق رکھتی ہیں اور ان سے بھی جو سوسائٹی پر گراں گزرتی ہیں کیونکہ نماز باجماعت مسلمانوں میں پانچ وقت کی مقرر ہے۔ اگر نماز باجماعت ان میں قائم ہو جائے گی تو ان کا بہت سا وقت خدا تعالیٰ کی عبادت میں لگ جائے گا۔ اور نماز میں خرچ ہونے والا وقت اُن کو بے حیائیوں اور بدکاریوں سے بچاتا رہے گا۔ اسی طرح نماز میں جب دعائیں ہوتی رہیں گی اپنے لئے بھی اور دوسروں کے لئے بھی تو وہ دعائیں خدا تعالیٰ کا فضل کھینچ کر ان کی اپنی اصلاح کا بھی موجب ہوں گی۔ اور دوسروں کی اصلاح اور ترقی کا موجب بھی بن جائیں گی۔ اسی طرح نماز میں جو قرآن کریم کی آیات پڑھی جاتی ہیں اور تسبیح و تحمید کی کثرت ہوتی ہے۔ اس کا دل پر ایسا اثر ہوتا ہے کہ انسان گناہوں سے نفرت کرنے لگ جاتا ہے غرض اُتْلُ مَآ اُوْحِیَ اِلَیْکَ مِنَ الْکِتٰبِ کے معاً بعد اَقِمِ الصَّلٰوۃَ اور اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ کا ذکر فرما کر اس طرف اشارہ فرمایا کہ بغیر دعاؤں کے پاکیزگی حاصل نہیں ہو سکتی تلاوتِ قرآن سے تم دنیا کے خیالات بے شک تبدیل کر سکتے ہو۔ لیکن دنیا میں پاکیزگی بغیر فضل الٰہی کے نہیں ہو سکتی۔ اور یہ فضل دعاؤں سے ہی حاصل ہو گا پس نمازیں پڑھو اور دعائیں مانگو تاکہ اللہ تعالیٰ نے جس مقصد کے لئے تمہیں کھڑا کیا ہے اس میں تمہیں کامیابی حاصل ہو۔

اصل بات یہ ہے کہ عبادت کی غرض اللہ تعالیٰ کے حضور اپنے جذباتِ شکر کا اظہار کرنا ہوتا ہے کیونکہ انسان فطرتاً اپنے محسن کا شکریہ ادا کرنے پر مجبور ہوتا ہے۔ جیسا کہ احادیث میں آیا ہے کہ جُبِلَتِ الْقُلُوْبُ عَلٰی حُبِّ مَنْ اَحْسَنَ اِلَیْھَا۔ انسانی دل کی بناوٹ ہی ایسی ہے کہ وہ اپنے محسن سے محبت کرنے پر مجبور ہوتا ہے۔ پس نماز کی ایک بہت بڑی غرض تو یہ ہوتی ہے کہ انسان اپنے رب کے سامنے اس کے احسانوں کا اپنی زبان سے اقرار کرتا رہے۔ مگر اس کے علاوہ عبادت کی ایک اور بھی غرض ہے۔ جس کا اس آیت میں ذکر ہے اور وہ گناہوں اور بدیوں سے پاک کرنا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ انسانی عبادتوں کا محتاج نہیں۔ بلکہ جس قدر احکام اس نے انسان کو دیئے ہیں ان میں اصل غرض اس کے دل کو پاک کرنا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ پاک ہے اور وہ ناپاک سے تعلق نہیں رکھ سکتا۔ پس تمام عبادات میں یہ مدنظر رکھا گیا ہے کہ ان سے نفسِ انسانی بدیوں سے پاک ہو اور ان کے ذریعہ اسے ایسی طاقت مل جائے کہ وہ مختلف قسم کی ہوا و ہوس کو چھوڑنے کے قابل ہو جائے اور ایک طرف اللہ تعالیٰ سے اس کے تعلقات درست ہو جائیں اور دوسری طرف مخلوقِ الٰہی سے بھی اس کے معاملات بالکل ٹھیک ہوں۔ چنانچہ اسلام نے مذہب کی تعریف یہی کی ہے کہ وہ بندے کے خدا تعالیٰ سے تعلقات کو مضبوط کرتا ہو اور بندوں کے تعلقات کو قائم کرتا ہو۔ اور اگر کوئی مذہب ان دونوں باتوں میں سے کسی ایک کے پیدا کرنے سے قاصر ہو تو وہ مذہب نہیں کہلا سکتا۔ کیونکہ اس سے مذہب کی ضرورت پوری نہیں ہوتی پس جس قدر عبادات مقرر کی جاتی ہیں ان کی اصل غرض یہی ہوتی ہے کہ بندہ کو خدا تعالیٰ کے نزدیک کر دیا جائے۔ اور ان میں گناہ سے بچنے کی طاقت پیدا کی جائے۔ اور جو عبادت ان دونوں باتوں کے حصول کے ذرائع پیدا کرے وہی عبادت مفید سمجھی جا سکتی ہے ورنہ اس میں مشغول ہونا اپنے وقت کو ضائع کرنے والی بات ہو گی۔ قرآن کریم نے اس مضمون کو یوں ادا کیا ہے کہ

اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ
نماز بدیوں اور گناہوں سے روکتی ہے۔

گویا نماز صرف عبودیت کا اقرار نہیں بلکہ قلبِ انسانی کو جِلا دینے والی شے بھی ہے اور اس کی مدد سے انسان بدیوں اور بدکرداریوں سے بچتا ہے اور اس کا وجود بنی نوع انسان کے لئے مفید ہو جاتا ہے۔"

(تفسیر کبیر جلد ۵ حصہ ۲ صفحہ ۳۲۲، ۳۲۳)

زونل باسکٹ بال چیمپئن شپ ٹورنامنٹ

مورخہ ۲۷ر اکتوبر کو سیکنڈری بورڈ کے تحت زونل باسکٹ بال چیمپئن شپ ٹورنامنٹ شروع ہو رہا ہے۔

ٹورنامنٹ کا پہلا میچ ۲۷ر اکتوبر دو بجے بعد نماز جمعہ ٹی آئی کالج ربوہ اور گورنمنٹ کالج سرگودھا کے مابین کالج کی گراؤنڈ میں ہو گا۔

(کپتان ٹی آئی کالج بورڈ ٹیم)

پاکستان میں ایک خوشحال معاشرہ پیدا کرنے کیلئے اپنی زندگیوں کو وقف کر دیجئے

یوم انقلاب کے موقع پر صدر ایوب کا پیغام

راولپنڈی ۲۷ر اکتوبر۔ صدر پاکستان فیلڈ مارشل ایوب خان کا یوم انقلاب کے موقعہ پر قوم کے نام پیغام کا متن حسب ذیل ہے:

"آج ہم نے انقلاب اکتوبر ۱۹۵۸ء کے بعد اپنی قومی زندگی کا ایک اور سال پورا کیا ہے اس دن کے موقع پر ہم ان واقعات کے بدقسمت سلسلہ کو یاد کئے بغیر نہیں رہ سکتے جنہوں نے ملک کو تباہی کے کنارے پر لا کھڑا کیا تھا۔ وہ ایک خطرناک لمحہ تھا اور خدا تعالیٰ نے اپنے لامحدود کرم کی بدولت ہمیں بروقت سنبھلنے میں ہماری مدد کی۔ اور حقیقت میں یہ ایک شاندار بحالی تھی جس پر ہر پاکستانی کو بڑا فخر ہے۔

انقلاب نے ہمیں مقصد کا ایک تازہ مفہوم بخشا۔ گزشتہ ۹ سال سخت محنت کے سال رہے ہیں۔ اور ہم قومی زندگی کے مختلف پہلوؤں کی تعمیر کے قابل ہوئے ہیں۔ انقلاب کے بعد جو اہم سیاسی۔ سماجی اور معاشی اصلاحات نافذ کی گئی تھیں وہ مضبوطی سے جڑیں پکڑ چکی ہیں اور انہوں نے ملک کو ترقی کرنے اور ابھرنے کا مضبوط ڈھانچہ فراہم کیا ہے۔

انقلاب کے وقت شروع کی گئی تعمیرِ نو کی قوتوں کی بدولت ہمیں آگے بڑھنا چاہیئے ایک ترقی پذیر معاشرے میں ہر دور اپنے مخصوص چیلنجوں کا حامل ہوتا ہے ہمارے عام لوگوں نے حکومت کی طرف سے شروع کردہ تمام تعمیری مہمات میں تعاون کا ہاتھ بڑھا کر اپنی مضبوطی کا مظاہرہ کیا ہے ہمارے باشعور طبقہ پر مخصوص ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ جو لوگ تعلیم سے بہرہ ور ہیں اور علم کے وسائل تک رسائی رکھتے ہیں ان کو پہل کرنی ہو گی۔ انہیں مسائل تک عقلی رسائی حاصل کرنی ہو گی اور جذباتیت سے پرہیز کرنا ہو گا۔

ہماری آج کی سب سے اہم ضرورت خوراک کے معاملہ میں خود کفیل ہونا، بڑھتی ہوئی آبادی کو روکنا اور عام آدمی کے معیارِ زندگی کو بلند کرنا ہے ان مقاصد کے لئے محض حکومت کی کارروائیوں کی ہی نہیں بلکہ مجموعی قومی کوششوں کی ضرورت ہے۔ آئیے آج کے اس یادگار دن کے موقع پر اپنی اس محبوب سرزمین پر ایک خوشحال معاشرے کو وجود میں لانے کے مقصد کے لئے خود کو وقف کریں۔ پاکستان پائندہ باد"